27237 ـ دعا گنج العرش

سوال

میں نے ایك كتاب میں " گنج العرش " نامی دعا پڑھی جو درج ذیل كلمات پر مشتمل ہے:
لا إله إلا الله سبحان الملك القدوس ، لا إله إلا الله سبحان العزيز الجبار ، لا إله إلا الله سبحان الرءوف الرحيم ، ... الخ
كیا یہ دعا معروف ہے اور صحیح ہے اور اس كی فضیلت كیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

یہ دعا كتاب و سنت میں معروف نہیں ہے، ظن غالب یہی ہے كہ یہ صوفیوں كی ایجاد كردہ دعا ہے جسے وہ ذكر كا نام دیتے ہیں، اور ان دعاؤں كے مجموعہ ہے جو وہ اپنے مریدوں كو ایك مخصوص تعداد اور كیفیت اور وقت میں پڑھنے كے لیے دیتے ہیں.

اس میں كوئی شك و شبہ نہیں كہ ان كی اختراعات و بدعات میں ان صوفیوں كی پیروی نہیں كرنی چاہیے، چاہے وہ دعا ہو یا ذكر اور عبادت.

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" دعاء ہی عبادت ہے "

اور عبادات میں اصل یہی ہے كہ یہ توقیفی ہیں اور اس میں كوئی كمی و زیادتی نہیں ہو سكتی، جس طرح شریعت میں آئی ہے اسی طرح عبادت كی جائیگی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

بلاشك و شبہ اذكار اور دعائیں سب سے افضل عبادت ہیں اور عبادت توقیف اور اتباع و پیروی پر مبنی ہے نہ كہ خواہش و بدعات پر، اس لیے نبوی دعائیں اور اذكار ہی افضل ہیں جو مسلمان شخص پڑھ كر سكتا ہے، اس پر چلنے والا امن و سلامتی كی راہ پر ہے.

اور ان دعاؤں اور اذكار كے وہ فوائد حاصل ہوتے ہیں جس كی تعبیر زبان سے نہیں كی جا سكتی، اور نہ ہی انسان

انہیں احاطہ علم میں لا سکتا ہے، اس کے علاوہ یعنی اذکار نبوی کے علاوہ باقی دوسرے اذکار کبھی تو حرام ہونگے اور کبھی مکروہ اور کبھی شرك بھی جسے اکثر لوگ نہیں سمجھ پاتے اجمالی طور پر یہی کافی ہے اس کی تفصیل بہت طویل ہو گی.

اور پھر کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر مسنون دعائیں اور اذکار لوگوں کے لیے مسنون قرار دے، اور انہیں عبادت مؤکدہ بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کرے کہ لوگ نماز پنجگانہ کی طرح اس کی پابندی کریں.

بلکہ یہ دین میں بدعات کی ایجاد ہے جس کا اللہ سبحانہ و تعالی نے حکم اور اجازت نہیں دی... اور کسی غیر شرعی ورد کو اپنانا، اور غیر شرعی ذکر کو مسنون بنا لینا ممنوع ہے، کیونکہ شرعی اذکار اور دعاؤں میں انتہائی اور صحیح مقصد و عالی غرض موجود ہے، انہیں چھوڑ کر اپنی جانب سے بنائے ہوئے اذکار اور دعاؤں کی پابندی تو وہی کرتا ہے جو جاہل ہے یا پھر حد سے تجاوز کرنے والا یا ظالم. اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی (22 / 510 ـ 511).

آپ سوال نمبر (6745) کے جواب کا مطالعہ کریں اس میں مزید تفصیل بیان ہوئی ہے.

واللہ اعلم .